علاّمہ ابنِ اثیر جزریؒ

(م ۶۰۶ھ)

امام ابنِ اثیر کا نام مبارک بن محمد بن محمد بن عبدالکریم عبدالواحد تھا۔ ان کے والد محمد اثیر کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس لیے ان کی اور ان کے دوسرے بھائی کی شہرت ابنِ اثیر سے ہوئی[1] ۵۴۴ھ میں جزیرۂ ابن عمر میں پیدا ہوئے اور یہیں نشو و نما پائی[2]

ابنِ اثیر کا خاندان علم و فضل کا گہوارہ تھا اور ان کے والد محمد اثیر کو علم و فن سے خاص شغف تھا۔

ابنِ اثیر نے جن اساتذہ سے اکتسابِ فیض کیا، اس کی تفصیل علاّمہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) اور علامہ ابنِ سبکی (م ۷۷۱ھ) نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کی ہے[3] اپنے وطن میں استفادہ کے بعد ابن اثیر بغداد تشریف لے گئے اور بغداد کے اساطینِ فن سے جملہ علومِ اسلامیہ میں تحصیل کی[4]

امام ابنِ اثیر حدیث اور معرفتِ حدیث میں یکتا تھے اور اربابِ سیر نے حدیث میں ان کے علمی تبحر کا اعتراف کیا ہے۔ حدیث کے علاوہ تفسیر اور قرآنی علوم میں بھی یگانہ تھے حافظ ابنِ کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

"وَقَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَتْقَنَ عُلُوْمَهُ وَحَرَّرَهَا"[5]

(قرآن مجید کا مطالعہ کیا، اس کے علوم میں مہارت بہم پہنچائی اور ان کو قلمبند کیا)

دوسرے علوم میں بھی ابنِ اثیر مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔ علاّمہ عبدالحی بن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ھ) لکھتے ہیں:

وَكَانَ عَالِمًا فِي عِدَّةِ عُلُوْمٍ مِنْهَا الْفِقْهُ وَالْأُصُوْلُ وَالنَّحْوُ وَالْحَدِيْثُ وَاللُّغَةُ[6]

(وہ متعدد علوم جیسے فقہ، اصول، نحو، حدیث اور لغت وغیرہ کے متبحر عالم تھے)۔

ابن اثیر فقہی مذہب میں امام محمد بن ادریس شافعی (م ۲۰۴ھ) کے مسلک سے وابستہ تھے۔ علمی کمالات کے ساتھ ساتھ وہ زہد و اتقاء سے بھی متصف تھے۔ اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ فاضلہ کے پیکر تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور حسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ علامہ ابن العماد الحنبلی (م ۱۰۸۹ھ) لکھتے ہیں:

"وَكَانَ ذَا بِرٍّ وَ اِحْسَانٍ"[8]

(وہ لوگوں کے ساتھ نیک اور عمدہ برتاؤ کرتے تھے)

امام ابنِ اثیر نے ذوالحجہ ۶۰۶ھ میں موصل میں انتقال کیا۔[9]

تصانیف:

امام ابنِ اثیر نے متعدد کتابیں لکھیں۔ ان کی تمام تصانیف اسلوبِ بیان اور حسنِ تحریر کے لحاظ سے دلکش ہیں۔ سطور ذیل میں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

الانصاف بین الکشف والکشاف:

یہ چار جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ اس میں ابو اسحاق احمد بن ابراہیم ثعلبی (م ۴۲۳ھ) کی تفسیر 'الکشف والبیان' اور ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر زمخشری (م ۵۲۸ھ) کی 'تفسیر الکشاف عن حقائق التنزیل' کا ماحصل جمع کر دیا ہے۔[10]

النہایہ فی غریب الحدیث والاثر:

یہ غریب الحدیث میں مشہور اور بلند پایہ کتاب ہے۔ علامہ سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

" اس فن میں اس سے بہتر اور عمدہ کتاب اس سے پہلے نہیں لکھی گئی"[11]

طاش کبریٰ زادہ لکھتے ہیں کہ:

" اس فن (غریب الحدیث) پر ایسی عمدہ اور بے نظیر کتاب نہیں لکھی گئی"[12]

امام ابنِ اثیر نے النہایہ کو لغت کی کتابوں کے انداز پر حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اس میں احادیث کے مشکل اور غریب الفاظ کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے

© rasailojaraid.com

معانی و مطالب بیان کیے گئے ہیں اور ہر لفظ کی تشریح سے پہلے حدیث کا ٹکڑا نقل کیا گیا ہے۔ النہایہ میں صحاح کے علاوہ سنن، جوامع، مسانید اور مصنّفات وغیرہ کی حدیثوں کے غریب الفاظ کی بھی تشریح کی گئی ہے۔ کتاب کے آغاز میں امام ابنِ اثیر نے ایک علمی و تحقیقی اور جامع مقدمہ بھی لکھا ہے، جس میں الفاظ حدیث کی معرفت، رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فصاحت و بلاغت، فتوحات کے بعد اہلِ عرب کے دوسری قوموں سے اختلاط کے نتیجہ میں غیر زبانوں کے الفاظ کے عربی زبان میں داخل ہونے اور اس فن کی مشہور اور اہم کتابوں کی خصوصیات وغیرہ کا ذکر کیا ہے[۱۳]

النہایہ ابن اثیر پہلی بار ۱۲۶۹ھ میں ایک جلد میں طہران سے شائع ہوئی۔ بعد میں مصر سے ۱۳۰۸ھ/ ۱۳۱۱ھ اور ۱۳۲۲ھ میں چار جلدوں میں شائع ہوئی۔[۱۴]

جامع الاصول فی احادیث الرسول :

امام ابنِ اثیر کی نہایت گراں قدر تالیف ہے جس میں انہوں نے موطأ امام مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی کی احادیث کو ابواب و فصول کی تقسیم کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اس کے سب سے پہلے نسخے کی کتابت ۵۷۷ھ میں تکمیل پذیر ہوئی تھی۔ اس دور میں یہ کتاب عبدالقادر ارناووط کی تحقیق کے ساتھ ۱۲ جلدوں میں شائع ہو رہی ہے۔

وفات : امام ابنِ اثیر نے ۶۰۶ھ میں موصل میں وفات پائی۔

---

[۱] عزالدین ابن اثیر الجوری (م ۶۳۰ھ) صاحب اسد الغابہ

[۲] ابن خلکان ج ۲ ص ۲۰۳، ابنِ سبکی طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۵۳،

[۳] ابنِ خلکان وفیات الاعیان ج ۲ ص ۲۰۳۔ ابن سبکی طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۳۵

[۴] سیوطی، بغیۃ الوعاۃ ص ۳۸۵ [۵] ابنِ کثیر البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۵۴

[۶] ابن عماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۵ ص ۲۲

[۷] ابن سبکی، طبقات الشافعیہ ج ۵ ص ۱۳۵ [۸] ابنِ عماد الحنبلی، شذرات الذہب ج ۵ ص ۲۲۔

[۹] ابنِ خلکان، وفیات الاعیان، ج ۲ ص ۲۰۴ [۱۰] ابنِ خلکان وفیات الاعیان، ج ۲ ص ۲۰۳۔

[۱۱] سیوطی، تدریب الراوی، ص ۱۹۳، [۱۲] مفتاح السعادۃ، ج ۱ ص ۱۱۰۔

[۱۳] ابنِ اثیر، مقدمۃ النہایہ، ص ۲ تا ۴۔ [۱۴] ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲ ص ۳۹۷۔

d.com